احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 19 اگست 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 19 اگست 2002ء 9 جمادی الثانی 1423 ہجری- 19 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 187

نیکی کی حقیقت

حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا- آپؐ نے فرمایا- کیا تم نیکی اور بدی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ- آپؐ نے فرمایا: اپنے دل سے پوچھ- نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل مطمئن ہو- اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں-

(مسند احمد جلد 4 ص 227 حدیث نمبر 17315)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ جس طرح طبیب کے پاس کوئی بیمار جاتا ہے تو اس وقت تک وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا- جب تک وہ یہ تشخیص نہ کر لے کہ مرض کا اصل سبب کیا ہے اور جب وہ مرض کا اصل سبب معلوم کر لیتا ہے تو پھر وہ اس کا علاج تجویز کرتا ہے- لیکن جب تک پورے پورے طور پر مرض کی تشخیص نہیں ہو لیتی تو وہ عمدہ طور پر اس کا علاج نہیں سوچ سکتا- ٹھیک یہی حال گناہ کا ہے کیونکہ گناہ ایک روحانی بیماری ہے جب تک اس کی ماہیت معلوم نہیں ہوتی- اس وقت تک انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا- اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور یہ گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت تک انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو یا اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس وقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بے خبر ہے اور روشنی نہیں ہے- اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ خدا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اس کو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اس وقت جبکہ اس کو یقین ہو کہ خدا ہے- اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کو سزا دے سکتا ہے اور یہ علم ہو کہ اگر میں کوئی کام اس کی خلاف مرضی کروں گا تو وہ اس کی سزا دے گا- جب یہ علم اور یقین خدا کی نسبت ہو تو پھر گناہ کی طرف میل اور توجہ نہیں ہو سکتی- جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہمیشہ اس کے ماتحت ہوں اور وہ میری بداعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے اور میرے اعمال کو دیکھتا ہے پھر جرأت نہیں کر سکتا- جیسے ایک بھیڑ کو بھیڑیئے کے سامنے باندھ دیا جاوے تو کسی دوسرے کے کھیت کی طرف جانا درکنار اس کے سامنے کتنا ہی گھاس کھانے کے لئے ڈالا جاوے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی کیونکہ ایک خوف جان اس پر غلبہ کئے ہوئے ہے- پس جبکہ خوف ایک وحشی جانور تک اپنا اتنا اثر کر سکتا ہے کہ وہ کھانا تک چھوڑ دیتا ہے تو پھر انسان جب اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے اسی طرح سمجھے- اور یقین کرے کہ وہ دیکھتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے تو اس یقین کے بعد گناہ کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ صاعقہ کی طرح اس پر گرے گا اور تباہ کر دے گا-

پس یہ خوف جو خدا تعالیٰ کو بزرگ و برتر اور قدرت والا ماننے سے پیدا ہوتا ہے اس کو گناہ سے بچائے گا اور یہ سچا ایمان پیدا کرے گا-

(ملفوظات جلد دوم ص 605)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اس میں اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کیلئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں-

1- پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی- آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-

2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی

3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

42

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

حضرت طلحہؓ کا نمونہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

حضرت طلحہؓ ایک بہت بڑے صحابی گزرے ہیں- ان کا ایک ہاتھ لڑائی کے موقعہ پر شل ہو گیا تھا- بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو جنگیں ہوئیں ان میں کسی موقعہ پر ایک شخص نے طنزاً حضرت طلحہؓ کو لنجا کہہ دیا- حضرت طلحہؓ نے کہا- تمہیں پتہ بھی ہے میں کس طرح لنجا ہوا- پھر انہوں نے بتایا کہ احد کے موقعہ پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار نے حملہ کر دیا اور اسلامی لشکر پیچھے ہٹ گیا تو اس وقت کفار نے یہ سمجھتے ہوئے کہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات ہی ایک ایسا مرکز ہے جس کی وجہ سے تمام مسلمان مجتمع ہیں' آپ پر پتھر اور تیر برسانے شروع کر دیئے- میں نے اس وقت دیکھا کہ اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر آ کر نہ لگے چنانچہ میں نے اپنا بازو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کر دیا- کئی تیر آتے اور میرے بازو پر پڑتے مگر میں اسے ذرا بھی نہ ہلاتا- یہاں تک کہ تیر پڑتے پڑتے میرا بازو شل ہو گیا- کسی نے پوچھا جب تیر پڑ رہے تھے تو اس وقت آپ کے منہ سے کبھی اف کی آواز بھی نکلتی تھی یا نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر انسان بے تاب ہو جاتا اور درد سے کانپ اٹھتا ہے- انہوں نے کہا- میں اف کس طرح کرتا- جب انسان کے منہ سے اف نکلتی ہے تو وہ کانپ جاتا ہے- پس میں ڈرتا تھا کہ اگر میں نے اف کی تو ممکن ہے میرا ہاتھ کانپ جائے اور کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر لگ جائے- اس لئے میں نے اف بھی نہیں کی-

دیکھو کتنا عظیم الشان سبق اس واقعہ میں پنہاں ہے- طلحہؓ جانتے تھے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی حفاظت میرا ہاتھ کر رہا ہے- اگر میرے اس ہاتھ میں ذرا بھی حرکت ہوئی تو تیر نکل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لگے گا- پس انہوں نے اپنے ہاتھ کو نہیں ہلایا- کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس ہاتھ کے پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہے- اسی طرح اگر تم بھی اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو- اگر تم بھی یہ سمجھنے لگو کہ ہمارے پیچھے (دین) کا چہرہ ہے تو تم بھی ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہو جاؤ اور تم بھی ہر وہ تیر جو (دین) کی طرف پھینکا جاتا ہے اپنے ہاتھوں اور سینوں پر لینے کے لئے تیار ہو جاؤ- (-)

تب بے شک تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی طاقت ملے گی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا- پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ- غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو- نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی- تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں-

(مشعل راہ جلد اول ص 30)

دس ہزار افراد کی بیعت

مغربی افریقہ کے سب سے پہلے مربی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ایک روز نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں غیر احمدیوں کی مرکزی مسجد میں تشریف لے گئے- یہ 1921ء کی بات ہے- حاضرین مجلس میں سے ایک نے کہا کہ مسجد کے ایک سابق امام "الفا ایانمو" نے اپنی وفات سے قبل اپنا یہ خواب ہمیں سنایا تھا کہ انہوں نے ایک بار خواب میں حضرت امام مہدی کی زیارت کی اور انہوں نے اسے بتایا کہ وہ خود تو اس ملک میں نہ آ سکیں گے مگر ان کا ایک مرید یہاں پہنچ کر ہدایت کا موجب بنے گا- مسجد میں موجود سب حاضرین نے یک زبان ہو کر اس بات کی تصدیق کی-

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر جنہیں حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل ہے- فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر اور اپنی خوش بختی کا تصور کر کے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے- اس واقعہ سے اگلے روز مسجد کے دو نمائندے آپ کے پاس آئے اور یہ پیغام لائے کہ ان کی ساری جماعت احمدیت میں داخل ہونا چاہتی ہے- آپ نے اس فرقہ کے چیف امام اور چالیس نمائندگان کو بلوا بھیجا کہ وہ سب کی طرف سے بطور نمائندہ بیعت کریں- چنانچہ اس طرح اس فرقہ کے سارے افراد نے جن کی تعداد دس ہزار تھی بیک وقت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی-

(تبلیغی میدان میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 9)

سب سے پیارا شخص

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ رفیق حضرت مسیح موعود کی ایک پیاری روایت جو آپ نے 31 جولائی 1931ء کی ایک مجلس ذکر حبیب میں بیان فرمائی-

"حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو میرے کام میں میرا مددگار ہو"- (الحکم 7 اگست 1935ء صفحہ 6)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1923ء ②

22	اکتوبر	شردھانند پر اتمام حجت کے لئے جماعت احمدیہ دہلی نے ایک جلسہ عام منعقد کیا-
	نومبر	قادیان میں احمدیہ ٹورنامنٹ کا اجراء ہوا جس کے تحت کھیلوں کے باقاعدہ مقابلے ہونے لگے- اس کمیٹی کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیکرٹری مولوی عبدالرحیم صاحب درد مقرر ہوئے-
14	نومبر	حضرت مصلح موعود نے بریڈلا ہال لاہور میں لیکچر دیا جس میں ملکی امن وامان کے لئے تجاویز پیش کیں-
7	دسمبر	ماریشس میں حضرت مولوی عبیداللہ صاحب مربی سلسلہ کا انتقال ہوا- آپ بیرون ممالک میں جماعت کے پہلے متوفی مربی ہیں-
18	دسمبر	جرمنی مشن کا قیام عمل میں آیا- مولوی مبارک علی صاحب اور حضرت ملک غلام فرید صاحب ابتدائی مربی تھے-
	دسمبر	حضور نے احمدی مصنفوں اور لیکچراروں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنی تحریر وتقریر میں محتاط رہیں مگر حق وصداقت کی خاطر مومنانہ غیرت اور جرأت کا مظاہرہ کریں-
26 تا 28	دسمبر	جلسہ سالانہ- 28 دسمبر کو نجات کے موضوع پر حضور کی تقریر کا دوسرا حصہ- کل حاضری 12,11 ہزار تھی- حضرت مولانا غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے خواتین سے وعظ فرمایا اور تقریر کے دوران ہی 40 طلائی، 12 نقرئی زیورات اور سات سو روپیہ چندہ جمع ہو گیا
	دسمبر	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب سیرۃ المہدی کا پہلا حصہ شائع ہوا-
	دسمبر	مصر مشن کے تحت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی ادارت میں "قصر النیل" کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار جاری ہوا-

متفرق

—— مردم شماری کے مطابق قادیان کی کل آبادی 4400 تھی جس میں سے 2300 احمدی تھے-

عرب قاتل- قتیل محبت ہو گیا

حضرت حکیم دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

1894ء میں ایک عرب حضور کے قتل کا عزم لے کر لکھنؤ سے قادیان آیا- میرے ساتھ بٹالہ سے یکہ پر سوار ہوا اور قادیان کی باتیں سننے لگا اس نے ق کے لفظ پر اعتراض کیا تھا اور سختی سے اعتراض کرتا تھا مگر حضور خندہ پیشانی سے جواب دیتے تھے- سیر کو ساتھ گیا- راستہ میں اس کی تشفی ہو گئی تب اس نے منصوبے کا ذکر کیا- (الحکم 26 مئی 1935ء)

خدا کا جلال ظاہر کرنے کا ذریعہ

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں-

(دعوت الی اللہ) ہی سے خدا کا جلال دنیا میں ظاہر کیا جا سکتا ہے- اور (دعوت الی اللہ) ہی سے شیطان کا سر بھی کچلا جا سکتا ہے لیکن افسوس کہ ہماری جماعت کے افراد اس بارے میں غافل ہو رہے ہیں اور اس کی طرف اتنی توجہ نہیں کرتے جتنی کہ اس طرف کرنی چاہئے- (خطبات محمود جلد نہم ص 229)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

”ایک دیسی امیر ’نووارد‘ پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں“

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی تفاصیل

یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی جب کہ اس ابتلا کا نام و نشان نہ تھا

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط چہارم آخر

عدن سے فرانس روانگی اور بغاوت کا سفر

30 مئی کو انہوں نے برطانوی حکومت کو تحریر کیا کہ وہ معاہدہ لاہور کے تحت دی جانے والی پنشن اب قبول نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ ان کی جانب سے یہ معاہدہ ختم تصور کیا جائے۔

یکم جون کو مہاراجہ دلیپ سنگھ بحری جہاز کے ذریعہ فرانس کے لئے روانہ ہوگئے۔ ان کے اہل خانہ ان سے علیحدہ ہو کر انگلستان روانہ ہو گئے۔ اب دلیپ سنگھ انگریزوں کی عملداری سے باہر آ گئے تھے اور بغاوت کے منصوبے بنانے میں مصروف تھے۔ انہوں نے بہت سے اخبارات میں اپنا موقف شائع کروایا جس کے مطابق وہ ہر قیمت پر ہندوستان میں داخل ہونے کا مصمم ارادہ رکھتے تھے چاہے فرانس کے ماتحت علاقے کی طرف سے داخل ہوں یا روس کی مدد سے ہندوستان کی مغربی سرحد عبور کر کے داخل ہوں۔ ان اعلانات میں انہوں نے تحریر کیا کہ وہ ہندوستان کے لوگوں کو بالخصوص ریاستوں کے رؤسا کو انگریزوں کے خلاف متحدہ کریں گے۔

پیرس پہنچ کر انہوں نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ وہ پہلے دل سے انگریز حکومت کے وفادار تھے مگر ان پر ہونے والی زیادتیوں نے انہیں سلطنت برطانیہ کا مخالف بنا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے واضح کر دیا کہ دوبارہ سکھ بننے کے بعد وہ اپنے عیسائی بیوی بچوں سے قطع تعلق کر رہے ہیں۔ نہ جانے حکومت کے ساتھ لڑائی میں ان کے کم عمر بچوں کا کیا قصور تھا؟

مہاراجہ نے فرانس میں مقرر روسی سفیر کو خط لکھا کہ وہ روس جا کر زار روس کو اپنی وفاداریاں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور خود ہی اپنے انگریز دوستوں کو مطلع کیا کہ وہ روس کے ساتھ مل کر سازش کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ان دنوں روس اور برطانیہ میں تناؤ کی کیفیت رہتی تھی اور یہ خبر اکثر گرم رہتی تھی کہ روس جلد ہندوستان پر حملہ کر دے گا۔ مہاراجہ اس چپقلش سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ لیکن انگلستان میں ابھی ان کا ایک دوست موجود تھا جو ایک آخری کوشش کرنا چاہتا تھا کہ دلیپ سنگھ اپنی وفاداریاں تبدیل نہ کریں۔ یہ دوست ملکہ وکٹوریہ تھیں۔ 6 جولائی 1886ء کو ملکہ نے مہاراجہ کو ایک ذاتی خط لکھا۔ اس خط میں ان کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ ان کی خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ ان کو سمجھایا کہ وہ روس کے ساتھ مل کر ساز باز نہ کریں اس میں وہ خود نقصان اٹھائیں گے اور خطرات مول لیں گے۔ لیکن دوسری طرف وہی مرغے کی ایک ٹانگ مہاراجہ ملکہ کے بہت شکر گزار تھے لیکن حکومت خاص طور پر انڈیا آفس کے افسران سے ان کی عداوت اب گہری جڑیں پکڑ چکی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنے اوپر ہونے والی زیادتیوں کو فراموش نہیں کر سکتے۔ اس طرح مہاراجہ صاحب نے واپسی کا آخری دروازہ اپنے ہاتھوں سے بند کر دیا۔

مہاراجہ نے جلد بازی میں اپنی وفاداریاں روس کے حوالے کرنے کا ڈھول تو پیٹا تھا لیکن ان کے خطوط پڑھ کر روسی سفیر نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ روس کی آڑ لے کر برطانوی حکومت سے بھاری رقم وصول کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری بدقسمتی یہ ہوئی کہ اس وقت روسی وزیر خارجہ انگلستان کے ساتھ بہتر تعلقات کے زبردست حامی تھے۔ وزیر خارجہ نے ہدایات دیں کہ مہاراجہ کو صاف انکار کر دیا جائے کہ برطانوی حکومت کے خلاف سازش میں روس ان کی کسی قسم کی مدد نہیں کرے گا۔ لیکن جب اس سلسلے میں یادداشت روس کے بادشاہ زار الیگزینڈر سوئم کے پاس پیش ہوئی تو انہوں نے تبصرہ کیا کہ مستقبل میں مہاراجہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ بہرحال وقتی طور پر مہاراجہ ہوا میں معلق تھے۔

ان کی خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ چند ماہ میں انہیں نامعلوم ہمدرد کی طرف سے دس ہزار پونڈ کی رقم موصول ہوئی تھی۔ یہ اس دور کے لحاظ سے ایک خطیر رقم تھی۔ جنوری 1887ء میں انہوں نے اپنے ہموطنوں کے نام ایک اعلان جاری کیا جس میں انہیں جرات سے کام لینے کی تلقین کی اور حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہونے پر اکسایا اور سکھ قوم کو ان کے گرو کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی جس کے مطابق دلیپ سنگھ کی جدوجہد سے سکھ قوم دوبارہ سلطنت حاصل کر لے گی وغیرہ وغیرہ۔

(The Maharajah Box page 124-206)

سازش وسیع ہوتی ہے

اب وہ اپنے دشمنوں کے دشمن کی تلاش میں رہتے تھے جن کے ساتھ مل کر وہ اپنی سازش کا جال وسیع کر سکیں۔ اس وقت آئرلینڈ کے انتہا پسند جو آئرلینڈ کو برطانوی تسلط سے آزاد کرانا چاہتے تھے، پیرس میں سرگرم تھے۔ اس گروہ کے ممبران نے دلیپ سنگھ میں دلچسپی لینی شروع کی۔ اس کے علاوہ امید کی ایک کرن روس میں نظر آ رہی تھی۔ روس کے مشہور اخبار ماسکو گزٹ کے قوم پرست لیڈر کاٹکوو (Katkov) مسلسل حکمرانوں اور عوام کو اس بات پر اکسا رہے تھے کہ روس سے عالمی سطح پر زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ اور اس کے ذمہ دار انگلستان اور جرمنی ہیں۔ چنانچہ روس کو چاہئے کہ فرانس سے اتحاد بنائے اور ان دونوں ممالک سے بدلہ لے۔ رفتہ رفتہ یہ آواز بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی تھی۔ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کے شدت پسند خیالات کو پسند کرنے لگے تھے۔ ان کی تحریروں کا سب سے بڑا ہدف اس وقت روس کے وزیر خارجہ ڈی گائرز (De Giers) تھے جو برطانیہ کے دوست سمجھے جاتے تھے۔ ماسکو گزٹ کے اثر و رسوخ میں اتنا اضافہ ہو رہا تھا کہ لوگ یہ مذاق کرنے لگے تھے کہ سیاسی معاملات کابینہ کے اجلاس میں نہیں بلکہ اس اخبار کے دفتر میں طے کئے جاتے ہیں۔

زار روس کو خط

دلیپ سنگھ نے ماسکو گزٹ کے ایڈیٹر کاٹکوو (Kat kov) کو خط لکھا اور مدد کی درخواست کی۔ دلیپ سنگھ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ انہیں روس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اگر وہ ایک مرتبہ روس میں داخل ہو جائیں تو اپنے ہم خیال روسیوں کے ساتھ ساز باز کر کے زار روس کو راضی کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان کی مدد کریں۔ اسی طرح دلیپ سنگھ نے ایک خط زار روس کو بھی لکھا کہ انہیں روس میں رہنے کی اجازت دی جائے۔

روس روانگی

اس سے قبل کہ یہ اجازت ملتی، مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اس اجازت نامے کا ایک متبادل ڈھونڈ لیا، اب وہ دلیپ سنگھ کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک آئرش فرد پیٹرک کیسی (Patrick Casey) کی حیثیت سے سفر کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اس غرض کے لئے اس انتہا پسند آئرش نے اپنا پاسپورٹ انہیں دے دیا تھا۔

لیکن دلیپ سنگھ کے علم میں نہیں تھا کہ ان کے ہمدردوں اور قریبی رازداروں میں ایک شخص برطانوی ایجنٹ بھی ہے اس شخص کی وجہ سے مسلسل ان کے متعلق لندن میں رپورٹس موصول ہو رہی تھیں۔ اور یہ بات بھی برطانوی حکومت کے علم میں آ چکی تھی کہ مہاراجہ کشمیر، نظام حیدر آباد دکن اور وزیر اعظم ریاست گوالیار ان کے ہمدردوں میں شامل ہو چکے ہیں۔

بہرحال اپنے منصوبوں اور جعلی پاسپورٹ کے ہمراہ مارچ 1887ء کے آخر میں دلیپ سنگھ پیرس سے روس کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس سفر میں وہ تنہا نہیں تھے بلکہ ان کی نئی شریک حیات ’ایڈا‘ (ADA) ان کے ہمراہ تھیں۔ ایڈا کا تعلق لندن کے مضافات سے تھا اور وہ عمر میں مہاراجہ سے بیس برس چھوٹی تھیں۔ جب یہ جوڑا ٹرین سے سفر کرتا ہوا برلن پہنچا تو اس وقت جرمن قوم اپنے بادشاہ کی سالگرہ منا رہی تھی۔ اس شور شرابے میں کسی چور نے مہاراجہ کے سامان میں سے کثیر رقم، ضروری خطوط اور ان کا پاسپورٹ چوری کر لیا۔ لیکن اس حادثے کے باوجود مہاراجہ نے سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اور بالآخر روس کی سرحد پر پہنچ گئے۔ اس دور میں بھی روسی سرحد پر کاغذات کی جانچ پڑتال سختی سے کی جاتی تھی۔ چنانچہ پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے مہاراجہ کو سرحد پر روک لیا گیا۔ اور ہدایات کیلئے رابطے شروع ہوئے۔ ماسکو میں مہاراجہ کے دوست ان کی مدد کے لئے ہاتھ پاؤں

مار رہے تھے۔ اچانک سرحدی عملے کو ماسکو کے گورنر کا تار موصول ہوا کہ مہاراجہ کو سرحد سے گزرنے دیا جائے۔ اس طرح دلیپ سنگھ روس میں داخل ہو گئے۔

(The Maharajah Box Page 207-260)

روس سے تعاون کی اپیل

امن پسند روسی وزیر خارجہ اس آمد سے بے خبر تھے۔ لیکن کاٹکوو (Katkov) نے چند روز قبل زار روس کو دلیپ سنگھ کے ماضی کے متعلق آگاہ کر دیا تھا۔ اس وقت کاٹکوو کا اثر ورسوخ بہت بڑھ گیا تھا ایک دعوت میں برطانوی سفیر نے تنگ آ کر کہہ دیا تھا کہ اب کسی نے روسی حکومت سے مذاکرات کرنے ہوں تو وزیر خارجہ کی بجائے کاٹکوو سے رابطہ کرے۔ اب یہ صاحب اثر شخصیت دلیپ سنگھ کی پشت پناہی کر رہی تھی۔

بھید کھل گیا

دلیپ سنگھ کی آمد کے کچھ عرصہ بعد تک روسی حکومت اور برطانوی ایجنٹ یہی سمجھتے رہے کہ وہ آئر لینڈ کے باشندے کیسی (Casey) ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب اصلیت کا بھید کھلا تو وزیر خارجہ کو معلوم ہوا کہ جس شخص کی آمد کے خلاف انہوں نے واضح ہدایات دی تھیں وہ اب روس میں موجود ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ معاملہ زار روس کے سامنے پیش کر دیا۔ زار روس نے اس پر اظہار ناراضگی تو کیا لیکن دلیپ سنگھ کو روس سے نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ بظاہر برطانوی سفیر کو اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ دلیپ سنگھ کے اخراج سے بڑا سکینڈل پیدا ہو سکتا ہے۔

اب دلیپ سنگھ نے بھی نقاب اتار دیا اور اپنی صحیح شناخت ظاہر کر دی۔ 10 مئی 1887ء کو انہوں نے زار روس کو ایک طویل خط لکھا۔ جس میں انہوں نے ہندوستان کی آزادی کا منصوبہ پیش کیا اور اس سلسلے میں مشترکہ مفادات کی بنیاد پر روس سے تعاون کی اپیل کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر روس ہندوستان کی طرف پیش قدمی کرے تو ہندوستان کے اکثر فوجی بغاوت کر دیں گے۔ کیونکہ ان میں سکھ بھاری تعداد میں شامل ہیں۔ اور اس کے ساتھ تمام والیان ریاست انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی زار روس سے یہ درخواست کی گئی کہ انہیں روس کی شہریت حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔ زار نے اپنے قلم سے یہ تبصرہ کیا کہ شہریت کی درخواست کو منظور کیا جا سکتا ہے اور جہاں تک دیگر دعووں کا تعلق ہے ان کی تصدیق کے لئے اپنے طور پر تحقیق کرنی چاہئے۔ اب مہاراجہ کی سازش کو کم از کم زار روس کی ہمدردیاں حاصل ہو چکی تھیں۔

دلیپ سنگھ کے منصوبے

مسئلہ یہ تھا کہ ہندوستان کے نواب اور راجے صرف مالی مدد کے وعدے کر رہے تھے لیکن مالی مدد کے لئے رقم نہیں بھجوا رہے تھے۔ چنانچہ دلیپ سنگھ نے اپنے خاص آدمی اروڑ سنگھ کو خفیہ سفیر بنا کر ہندوستان بھجوانے کا فیصلہ کیا اور برطانوی حکومت اپنی فوج کی رجمنٹوں کے مختلف افسران سے رائے لے رہی تھی کہ اگر بالفرض یہ خبر پہنچے کہ دلیپ سنگھ روسی افواج کے ہمراہ ہندوستان کی سرحد عبور کر کے وطن میں داخل ہو گئے ہیں تو ان کے فوجیوں کا ردعمل کیا ہوگا۔ بعض نے کہا کہ وہ کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتے۔ بعض نے کہا کہ کچھ دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن کچھ کی رائے تھی کہ اس تصور سے بھی ان کی ٹانگیں کانپنے لگتی ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں ان کے فوجیوں کی وفاداریاں مشکوک ہو جائیں گی۔ وائسرائے کی رائے تھی کہ بہت کم لوگ دلیپ سنگھ کا ساتھ دیں گے لیکن امرتسر کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کا کہنا تھا کہ دیہات میں سکھوں کے تیور ابھی سے بدلنے شروع ہو گئے ہیں۔

ادھر روس میں ابتدائی پیش رفت کے بعد حالات دلیپ سنگھ کی امیدوں کے مطابق نہیں چل رہے تھے۔ اور وہ رفتہ رفتہ اس سست رفتاری سے تنگ آ رہے تھے۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ محض ان کے مفروضوں کی بنا پر روس ہندوستان پر حملہ نہیں کر سکتا۔ روسی حکومت نے ان کو مستقبل میں ممکنہ استعمال کے لئے رکھا ہوا تھا۔ ان کا مصرف پیدا ہونے میں کئی سال بھی لگ سکتے تھے اور یہ بھی ممکن تھا کہ ان کو کبھی استعمال نہ کیا جائے۔

روس کے علاوہ برطانیہ کا ایک اور دشمن بھی تھا جو دلیپ سنگھ کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ یہ گروہ آئر لینڈ کے انتہا پسندوں کا تھا۔ یہ گروہ مئی 1887ء میں پیرس میں ایک کانگرس کے موقع پر اکٹھا ہوا اور یہ منصوبہ خام حالت میں زیر غور آیا کہ اگر روس برطانیہ کے خلاف جنگ شروع کرے تو مختلف مقامات پر آئرش انتہا پسند برطانوی تنصیبات کو بموں سے اڑانا شروع کر دیں گے اور اس کے ساتھ ہی دلیپ سنگھ ہندوستان میں بغاوت شروع کرنے کی کوشش کریں گے۔

قریبی حامیوں کا انتقال

دلیپ سنگھ کے منصوبے ابھی ابتدائی حالت میں ہی تھے کہ ان کو ایک زبردست دھچکا لگا۔ جولائی 1887ء میں دلیپ سنگھ کے سرپرست اور روس میں برطانیہ کے سب سے بڑے مخالف کاٹکوو (Katkov) کو فالج کا حملہ ہوا اور ایک ماہ بعد وہ انتقال کر گئے۔ اب برطانیہ دشمن لابی کمزور ہو گئی تھی۔ وزیر خارجہ کا برطانیہ دوست گروہ پہلے سے مضبوط ہو گیا تھا۔ جب دلیپ سنگھ وزارت خارجہ کو خط لکھتے تو اکثر جواب ہی نہ موصول ہوتا۔ ابھی اس نقصان کا مداوا نہیں ہوا تھا کہ ہندوستان میں دلیپ سنگھ کے سب سے بڑے معتمد ٹھاکر سنگھ بھی اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ یہ وہی ٹھاکر سنگھ تھے جنہوں نے دلیپ سنگھ کے متعلق پیشگوئی کا پورے پنجاب میں چرچا کیا تھا۔

اروڑ سنگھ کی ہندوستان روانگی

اب ہندوستان میں اپنی سازش کو حتمی شکل دینے کے لئے انہوں نے اپنے خاص آدمی اروڑ سنگھ کو خفیہ مشن پر روانہ کیا۔ اروڑ سنگھ کے سپرد یہ کام تھا کہ وہ مختلف والیان ریاست کو دلیپ سنگھ کے خطوط پہنچائیں اور انہیں اس منصوبے میں شرکت پر آمادہ کریں۔ پھر وہ ایک روسی افسر کو خفیہ طور پر ان والیان ریاست کے پاس لے کر جائیں تاکہ روسی حکومت کی تسلی ہو جائے کہ دلیپ سنگھ کے حامی ہندوستان میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پروگرام میں امرتسر کے گولڈن ٹیمپل جا کر دلیپ سنگھ کے لئے مالی مدد کا انتظام کرنا بھی شامل تھا۔

سازش کا انکشاف

لیکن بدنصیبی دلیپ سنگھ کے ہر منصوبے پر سایہ کئے ہوئے تھی۔ اروڑ سنگھ جب کلکتہ پہنچے تو مخبری سے ہندوستان کی پولیس انہیں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ان کے ساتھ جیل میں ایک مسلمان جاسوس بھی ڈال دیا گیا۔ اسی شخص نے کسی طرح اروڑ سنگھ کو یقین دلا دیا کہ وہ بھی دلیپ سنگھ کا ہمدرد ہے اور اس پاداش میں جیل میں بھجوایا گیا۔ اس طرح اروڑ سنگھ سے بہت سی معلومات حاصل کر لیں اور پولیس تک سازش کا منصوبہ پہنچ گیا۔

وہ منصوبہ یہ تھا کہ جب روس نے وسطی ایشیا میں ریلوے لائن مکمل کرنے کے بعد اس قابل ہونا تھا کہ جنوب میں ہندوستان کی طرف پیش قدمی کر سکے۔ دوسری طرف جب ہندوستان کی فوج نے مقابلے کے لئے نکلنا تھا تو ان میں شامل سکھ اور راجپوت فوجیوں نے جن کی تعداد کافی زیادہ تھی بغاوت کر دینی تھی۔ حیران کن بات یہ تھی کہ بہت سی رجمنٹوں کے فوجیوں کے نمائندے خفیہ طور پر ٹھاکر سنگھ کے پاس آ کر وفاداری کا حلف اٹھا چکے تھے۔ اس کے علاوہ بہت سی ریاستوں کے نواب اور راجے اس بات پر آمادہ ہو گئے تھے کہ وہ اس عمل کے شروع ہوتے ہی اپنی ریاستوں میں انگریزوں کی تنصیبات پر حملہ شروع کر دیں گے۔ اس سازش کو ہیرا سنگھ آف نابھ کی حمایت حاصل تھی۔ انہوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے جند اور پٹیالہ کی ریاستوں کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا تھا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ جب حضرت مسیح موعود نے نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی تو والیان ریاست میں سے یہی نابھ کے راجہ ہیرا سنگھ مقابلے میں اترے تھے۔ اور انہوں نے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی کو مقابلے پر کھڑا کیا تھا۔ اب خدا کی قدرت ان کو نشان کا گواہ بنا رہی تھی۔ جس منصوبے میں شامل ہو کر وہ ہاتھ پاؤں مار رہے تھے حضرت مسیح موعود اس منصوبے کے آغاز سے قبل ہی اس کی مکمل ناکامی کی پیشگوئی فرما چکے تھے۔ اس طرح راجہ پونچھ موتی سنگھ صاحب بھی در پردہ ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔

لیکن روسی فوج میں اس منصوبے کے ہمدردوں کو سب سے زیادہ دلچسپی کشمیر کی ریاست سے تھی۔ یہ منصوبہ روسی گورنر علی خانوو نے تیار کیا تھا۔ اس کے مطابق پہلا حملہ دھوکہ دینے کے لئے ہرات کی طرف سے کرنا تھا لیکن اصل حملہ گلگت کے دروں سے کشمیر کی طرف کرنا تھا۔ اس کی کامیابی کا انحصار کشمیر میں اٹھنے والی بغاوت پر تھا۔ اس وقت پرتاپ سنگھ کشمیر کے راجہ تھے جو کمزور شخصیت کے مالک تھے اور فوجی مہم کا حصہ بننے کے لئے تیار نہیں ہو رہے تھے۔ البتہ وزیر اعظم دیوان لچھمن داس اس سازش میں گہری دلچسپی لے رہے تھے اور دلیپ سنگھ کے ہمدرد تھے۔ یہاں یہ دلچسپ بات قابل ذکر ہے کہ دیوان لچھمن داس صاحب جب وزیر اعظم بنے تو انہوں نے ایسے پٹھان چوکیدار رکھے جو سوائے پشتو کے کچھ نہیں سمجھتے تھے اور وجہ یہ بیان کی کہ انہیں پشتو سیکھنے کا بہت شوق ہے۔ ان چوکیداروں نے شرفاء اور سائلوں کو تنگ کرنے کا وہ سلسلہ شروع کیا کہ سارا جموں تنگ آ گیا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بابرکت وجود جموں میں موجود تھا۔ انہوں نے دیوان صاحب کو خط لکھا کہ یہ طوفان بدتمیزی بند کیا جائے اور درخواستیں لانے والوں سے معزز سلوک کیا جائے۔ چنانچہ اس نصیحت کا اثر قبول کر کے دیوان صاحب نے وہ چوکیدار برطرف کئے اور آنے والوں کے لئے ایک وسیع کمرے میں قالین بچھا کر بیٹھنے کا انتظام کیا۔ اس طرح وہاں پر آنے والوں کا سکون بحال ہوا۔

(حیات نور صفحہ 103 تا 105)

کچھ عرصہ بعد اس سازش کا ہمدرد ہونے کی وجہ سے دیوان صاحب کو وزارت عظمیٰ کے عہدے سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔

اس منصوبے کا ایک حصہ بنگال کے متعلق بھی تھا اور اس کے مطابق جنگ کے شروع ہونے کے بعد بنگالی عوام کو سیاسی ایجی ٹیشن پر آمادہ کرنا تھا۔ اس سلسلے میں کچھ رابطے ہوئے تھے لیکن کوئی معین پیش رفت نہیں ہو سکی تھی۔

بہر حال یہ منصوبہ بندی نامکمل حالت میں تھی اور اس کا راز فاش ہو چکا تھا۔ اور اب انگریزوں کی حکومت اس کو ناکارہ بنانے کی پوزیشن میں تھی۔

دلیپ سنگھ کے اہل خانہ پر آزمائش اور موتیں

ان کی سازش کا جو حال ہونا تھا سو ہوا۔ ادھر لندن میں ان کے گھرانے کے افراد بھی طرح طرح کے مسائل کا شکار تھے۔ لوگوں کے طعنوں سے تنگ آ کر مہارانی بیمبا (Bamba) نے گھر سے نکلنا بند کر دیا تھا۔ بڑا بیٹا وکٹر سینڈ ہرسٹ اکیڈمی میں جا کر برطانوی فوج میں شامل ہونے کی تیاری کر رہا تھا

لیکن بیٹیوں کی زندگی پراگندہ حال تھی۔ باپ سامنے نہیں تھا اور ماں خود شوگر اور آزمائشوں کے سامنے ہمت ہار چکی تھی۔

ان کی بیٹی صوفیہ کو ٹائیفائیڈ ہو گیا اور 17 ستمبر 1884ء کو وہ موت کا شکار ہو گئی۔ ماں کو بچی کی موت کے صدمے نے اور نڈھال کر دیا اور جلد ہی مہارانی بیمبا بھی موت کا شکار ہو گئیں۔ اس طرح حضرت مسیح موعود نے اعزا کی موت کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔

دلیپ سنگھ کو روس سے مایوسی

1887ء کے آخر میں دلیپ سنگھ نے اپنے ہموطنوں کے نام ایک اور اپیل شائع کی۔ جس میں سب ہندوستانیوں کو متحد ہونے کی تلقین کی۔ اور یقین دلانے کی کوشش کی کہ روس ان کی مدد کر رہا ہے اور اپنے مخالفوں کو دھمکی دی کہ ان کا سر بھی سلامت نہیں رہے گا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن حقیقت میں اب مہاراجہ دلیپ سنگھ مالی تنگی کا شکار ہو رہے تھے اور اپنی رہائش کے سلسلے میں بچت کرنے پر مجبور تھے۔ اب وہ ماسکو ایک روبل روزانہ کے ہوٹل میں رہائش پذیر تھے۔ اب ان کے روسی دوستوں کی نظریں بدل رہی تھیں۔ کاٹکوو کی موت کے بعد اب روسی حکومت میں انگلستان کے دوست طبقے کا پلہ بھاری تھا اور مہاراجہ کے اعلانات سے روسی خارجہ پالیسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ چنانچہ گورنر ماسکو نے مہاراجہ کو طلب کیا اور واضح کر دیا کہ زار روس ان سے ملنا نہیں چاہتے اور اب روس کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ انگلستان کی مخالفت کی جائے۔ اس بات کا اندازہ مہاراجہ کو اخباروں سے ہی ہو جانا چاہئے تھا۔ دلیپ سنگھ پر واضح کر دیا گیا کہ اب وہ منظر سے غائب ہو جائیں لیکن وہ ہندوستان کی سرحد کے قریب یا وسطی ایشیا نہیں جا سکتے۔ البتہ اگر پسند کریں تو یوکرائن جا کر رہ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مہاراجہ دلیپ سنگھ کی امیدیں اور وسوسے زمین بوس ہو گئے۔

(The Maharajah Box Page 268-342)

روس سے فرانس ناکام واپسی

اس کے بعد دلیپ سنگھ بیوی بچوں سمیت مزید سستے ہوٹل میں منتقل ہو گئے اور ایک موقع پر انہیں اپنے بعض قیمتی لباس بھی فروخت کرنا پڑے۔ پیٹ تو بہرحال بھرنا تھا۔ 1888ء کی گرمیوں میں پہلے دلیپ سنگھ یوکرین گئے اور پھر ٹرین سے پیرس کے لئے روانہ ہو گئے۔ پیرس میں وہ کچھ دوستوں سے رابطے کر رہے تھے کہ انہیں یہ خوشخبری ملی کہ ان کو روسی پاسپورٹ دے دیا گیا ہے لیکن جلد ہی انہیں واضح کر دیا گیا کہ وہ ہندوستان کی سرحد کے قریب نہیں جا سکتے۔ اب وہ روس سے مایوس ہو چکے تھے۔ البتہ یہ کوشش ضرور کر رہے تھے کہ ہندوستان میں ایسی تنظیم قائم ہو جائے جو ان کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے مالی وسائل جمع کر سکے لیکن ہندوستان سے رقم نہیں فقط وعدے آ رہے تھے۔ اب زمین ان پر تنگ ہو رہی تھی اور سب امیدیں ایک ایک کر کے دم توڑ رہی تھیں۔

مالی تنگی اور نشہ کی عادت

ایسی کسمپرسی کی حالت میں انہوں نے اپنے جواہرات کی نیلامی کی لیکن بدنصیبی نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا اور امید سے بہت کم رقم حاصل ہوئی۔ اپنا غم بھلانے کے لئے شراب کا سہارا لیا اور بہت سے موقعوں پر لوگوں نے یہ تماشا دیکھا کہ وہ نشے میں دھت اپنی گھوڑا گاڑی سے گر گئے۔ دلیپ سنگھ تو خیر زندگی پر گرفت کھو چکے تھے، ان کے بڑے بیٹے وکٹر جو برطانوی فوج میں افسر تھے بھی شراب اور جوئے کی دلدل میں بری طرح پھنس چکے تھے۔ ہر تھوڑے عرصے کے بعد ان پر قرضوں کا انبار چڑھ جاتا اور قرض خواہ ان کا پیچھا کر رہے ہوتے۔ سلطنت تو خواب وخیال ہو چکی تھی لیکن شاہانہ خرچے بدستور برقرار تھے۔ ان کے افسران نے تنگ آ کر ان کی تقرری دور افتادہ مقام پر کر دی پر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مہاراجہ نے ایک مرتبہ پھر ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے اور اپنا خط بردار عبدالرسول کشمیر کی طرف روانہ کیا لیکن ان کے ایک سکھ ساتھی نے ہی بھانڈا پھوڑ دیا اور عبدالرسول کو ہندوستان میں داخل ہوتے ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اب ان کے بڑے بیٹے وکٹر کی کوشش تھی کہ برطانوی حکومت ان کے والد کو ایک لاکھ پونڈ دے دے تو وہ اپنے سب دعووں سے دستبردار ہو جائیں گے۔ انگریز افسران اس رقم کو دینے پر تیار نہیں تھے اور اس تجویز پر ہنستے تھے اور دوسری طرف مہاراجہ اس رقم کو تھوڑا سمجھ رہے تھے۔

مہاراجہ پر فالج کا حملہ

ابھی یہ کھینچا تانی جاری تھی کہ 13 جولائی 1890ء کو پیرس میں مہاراجہ پر فالج کا حملہ ہوا۔ ان کا بایاں حصہ مفلوج ہو گیا اور وہ صحیح طرح بول بھی نہیں سکتے تھے۔ ناکامی کی خفت، مالی تنگی، اعزا کی موت کیا کم تھی کہ مصیبت کا یہ پہاڑ بھی ٹوٹ پڑا۔ اب ان سے مصائب کا یہ پہاڑ اٹھایا نہیں جاتا تھا۔ ہاتھ میں لکھنے کی سکت نہ تھی۔

ملکہ کو معافی کا خط

بیٹے سے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھوایا کہ وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہیں اور معافی طلب کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا کہ انہوں نے جہاں پر بھروسہ کیا مایوسی کا منہ دیکھا۔ آخر میں وہ یہاں تک جھک گئے کہ لکھا برطانیہ کے ساتھ لڑتے ہوئے انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ خدا سے لڑ رہے ہیں۔ بیچارے دلیپ سنگھ کل تک ذرا لچک دکھانے کو تیار نہ تھے اب اپنے دشمن کے سامنے سجدہ ریز ہو چکے تھے۔

انہوں نے خط کو آپ کا ملازم دلیپ سنگھ کے الفاظ پر ختم کیا۔ اگر وہ آخر میں اس طرح معافی طلب نہ کرتے تو امکان تھا کہ تاریخ میں ان کا نام آزادی کی جدوجہد کرنے والے کی حیثیت سے لکھا جاتا لیکن اب انہیں یہ عزت بھی حاصل نہیں ہو سکے گی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کہ 'ان کی عزت کو خطرہ' پوری طرح پوری ہوئی بہرحال دلیپ سنگھ کو مشروط معافی دے دی گئی۔

ملکہ سے ملاقات اور گریہ وزاری

مارچ 1891ء میں ملکہ وکٹوریہ فرانس میں سیاحت کے لئے گئی تھیں۔ دلیپ سنگھ بھی قریب کے علاقے میں موجود تھے، انہوں نے ملاقات کی درخواست کی۔ ملکہ نے وقت دے دیا اور اس ملاقات کا حال ڈائری میں بھی لکھا۔ مہاراجہ جب ملنے کے لئے کمرے میں داخل ہوئے تو معذرت کی کہ وہ فالج کی وجہ سے جھک کر سلام نہیں کر سکتے۔ ملکہ نے بیٹھنے کو کہا تو وہ چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے اور معافیاں مانگنے لگے۔ ملکہ نے کہا یہ باتیں معاف بھی کی جا چکی ہیں اور بھلائی بھی جا چکی ہیں۔

مہاراجہ کا انجام

اب مہاراجہ کی صحت خراب ہو رہی تھی اور وہ موت کی طرف آہستہ آہستہ سرک رہے تھے۔ لیکن ابھی انہیں ایک اور صدمہ دیکھنا تھا۔ اپریل 1893ء میں پہلی شادی سے ان کے چھوٹے بیٹے ایڈورڈ بیمار ہو گئے۔ وہ بیٹے سے ملنے گئے تو بجائے اسے تسلی دیتے ان کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ جاتے جاتے انہوں نے ایک کاغذ پر اپنے بیٹے کو لکھ کر دیا کہ "خدا میرا چرواہا ہے"۔ تین دن کے بعد ایڈورڈ بھی موت کا شکار ہو گیا۔ اس طرح اعزا کی موت کی پیشگوئی ایک مرتبہ پھر پوری ہوئی۔

(The Maharajah Box Page 364-428)

ان سب مصائب کا نشانہ بننے کے بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ 23/اکتوبر 1893ء کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہاراجہ کا "دردناک انجام" ایسا تھا کہ جس سے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے تمام پہلو پورے ہوتے تھے لیکن وہ لوگ جنہوں نے اصرار سے نشان طلب کیا تھا اور اس کے علاوہ دوسرے نشانات بھی دیکھے تھے پھر بھی ایمان سے محروم رہے۔ اگر آدمی آنکھیں بند کر لے تو سورج کی روشنی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ورنہ اس پیشگوئی نے ایک سال کی مدت میں ختم ہونے سے قبل ہی واضح طور پر پورا ہونا شروع کر دیا تھا جب مہاراجہ عدن سے ناکام واپس کر دیئے گئے تھے اس وقت سے مہاراجہ کی موت تک یہ پیشگوئی بار بار ہر پہلو سے پوری ہوتی گئی۔ یہ پہلو بھی اس معجزے کی شان کو بڑھاتا ہے کہ جب یہ پیشگوئی شائع کی گئی تو اس وقت مہاراجہ کی سازش کا کوئی نام ونشان تک نہیں تھا مگر پھر حالات اس طرح بدلے کہ کسی کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ حالات یہ موڑ لے لیں گے۔ مہاراجہ کے مخالف بھی کوشش کرتے رہے کہ مہاراجہ کو باز رکھا جائے کہ اپنے آپ کو اس مشکل میں نہ ڈالیں۔ بہت سے لوگ اس پیشگوئی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے رہے جو گرو گوبند سنگھ صاحب کی طرف منسوب کی جاتی تھی لیکن بالآخر وہی ہوا جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دی تھی۔ اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہو کر ایک نشان بن گئی اور آپ کی صداقت پر ایک اور مہر تصدیق ثبت ہو گئی۔

تبدیل اخلاق کے متعلق دو مذہب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

حکماء کے تبدیل اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ انسان تبدیل اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے۔ تو تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون کا قاعدہ تھا کہ جب تک آنے والے کا حلیہ اور نقوش چہرہ کو معلوم نہ کر لیتا تھا۔ اندر نہیں آنے دیتا تھا۔ اور وہ قیافہ سے استنباط کر لیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے۔ کس قسم کا ہے۔ نوکر نے آ کر اس شخص کا حلیہ حسب معمول بتلایا۔ افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں۔ میں ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا۔ تو نوکر سے کہا کہ تم جا کر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وہ ٹھیک ہے۔ مگر میں نے اپنی عادات رذیلہ کا قلع قمع کر کے اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے کہا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت واحترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔ جن حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیل اخلاق ممکن نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کر لیتے ہیں۔ پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے۔ تو اس پر نگاہ نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد اول۔ ص 87)

تعارف کتب

میرے محسن والدین

نام کتاب: میرے محسن والدین
مصنف: حنیف احمد محمود صاحب
تعداد صفحات: 124

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد بار احباب جماعت کو یہ ہدایت فرما چکے ہیں کہ اپنے بزرگوں کی نیکیوں اور احسانات کو یاد رکھ کے نہ صرف ان کے لئے دعائیں کی جائیں بلکہ ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ بھی اکٹھی کرنی چاہئے تاکہ ان کی مثالوں کو زندہ کرنے کے لئے آئندہ نسلوں کو ان کے آباء و اجداد کی نیکیوں اور جماعتی خدمات کو یاد رکھنے کے لئے تاریخ محفوظ کی جائے۔ حضور انور کی اس ہدایت اور تحریک کے پیش نظر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے (جو قبل ازیں بھی متعدد کتب تالیف کر چکے ہیں) اپنے والدین مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم اور مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ کے سیرت و سوانح پر مبنی کتاب ''میرے محسن والدین'' تالیف کی ہے۔

مصنف نے کتاب کے شروع میں اپنے بزرگوں کے حالات اکٹھا کرنے کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مبارک بیان کیا ہے۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی 1924ء میں چندر کے منگو لے ضلع نارووال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم میاں حبیب اللہ صاحب اور والدہ مکرمہ دولت بی بی صاحبہ نے خلافت ثانیہ کے پہلے سال 1914ء میں بیعت کی اگرچہ ان کے خاندان میں احمدیت حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی آ چکی تھی۔ بچپن میں ہی والدین کے ہمراہ مستقل سکونت قادیان میں اختیار کر لی اور یہیں تعلیم حاصل کی۔ ملٹری اکاؤنٹس میں ملازمت کی اور بطور آفیسر ریٹائر ہوئے۔ 1949ء میں آپ کی شادی مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کی اولاد خدا کے فضل سے پڑھی لکھی اور جماعتی خدمات میں مصروف ہے۔ آپ خود جہاں جہاں دوران ملازمت تعینات رہے وہاں جماعتی خدمت کی توفیق پائی اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کر دیا اور تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پائی۔ 17/نومبر 1993ء کو آپ وفات پا گئے۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (جن کے نام پر آپ کے بیٹے ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب نے مریم ہسپتال ربوہ میں کھول رکھا ہے) 24 دسمبر 1996ء کو وفات پا گئیں۔

کتاب میں مصنف نے اپنے خاندان پر احمدیت کی وجہ سے ہونے والے افضال اور وقف کی برکات کے تذکرے بھی تحدیث نعمت کے طور پر کئے ہیں۔ مصنف کے تین بھائیوں کو نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں خدمت کی توفیق ملی اور خود مصنف واقف زندگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور سب کو اپنے اپنے والدین اور بزرگان کی نیک اقدار کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34273 میں رسول بی بی بیوہ عطاء اللہ مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت .... ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین نہری رقبہ 2 ایکڑ 6 کنال واقع گھٹیالیاں مالیتی -/550000 روپے۔ 3۔ حویلی اور مکان کا 1/8 حصہ رقبہ ساڑھے چار مرلے مالیتی -/18000 روپے۔ 4۔ مکان کا 1/8 حصہ مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رسول بی بی بیوہ عطاء اللہ مرحوم گھٹیالیاں گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی ولد اللہ رکھا گھٹیالیاں گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد ناصر ولد شریف احمد گھٹیالیاں

مسل نمبر 34313 میں رشیدہ سلطان بنت سلطان احمد قوم چیمہ پیشہ پرائیویٹ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ سلطان بنت سلطان احمد پریم کوٹ گواہ شد نمبر 1 منور احمد چیمہ ولد چوہدری مبارک احمد چیمہ پریم کوٹ گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف ولد محمد شریف پریم کوٹ

مسل نمبر 34315 میں پارس بنت بشیر احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ پرائیویٹ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ پارس بنت بشیر احمد صاحب پریم کوٹ گواہ شد نمبر 1 منور احمد چیمہ ولد چوہدری مبارک احمد چیمہ پریم کوٹ گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف ولد محمد شریف پریم کوٹ

مسل نمبر 34331 میں رشیدہ بیگم بیوہ رسالدار محمد شریف مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/13000 روپے۔ 3۔ ترکہ والدین زمین برقبہ ایک ایکڑ واقع بھڈھال ضلع سیالکوٹ مالیتی -/25000 روپے وصول شدہ۔ 4۔ ترکہ خاوند زرعی زمین برقبہ 2 ایکڑ واقع مانگا ضلع سیالکوٹ کا 1/8 حصہ مالیتی -/50000 روپے تقریباً۔ 5۔ مکان واقع مانگا ضلع سیالکوٹ کا 1/8 حصہ مالیتی -/12500 روپے۔ 6۔ ترکہ پسر مکان واقع دارالفتوح رقبہ 10 مرلے کا 1/12 حصہ مالیتی -/50000 روپے۔ 7۔ نقد رقم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند مرحوم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم بیوہ رسالدار محمد شریف مرحوم مانگا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد ولد غلام حیدر مانگا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد ولد لطیف احمد مانگا

مسل نمبر 34333 میں مظفرہ کنول بنت عبدالسلام قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-1-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مظفرہ کنول بنت عبدالسلام باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام ولد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ظفر محمود احمد ظفر ولد عبدالرحمٰن باغبانپورہ لاہور

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں اطلاع دیتے ہیں کہ:۔محترمہ مریم بتول صاحبہ بیوہ مکرم مولوی محمد الدین صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ (سندھ ہومیو پیتھک سٹور) آف دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ 14۔اگست کو وفات پا گئی ہیں۔اسی روز بیت المہدی گولبازار میں ان کی نماز جنازہ مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی جس کے بعد ان کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے دعا کروائی۔مرحومہ کی عمر 61 برس تھی۔مرحومہ نے پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا عمران احمد صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔بیٹے نے بیلاروس سے M.B.B.S کا امتحان پاس کیا ہے اور آجکل ناروے میں مزید تعلیم کیلئے مقیم ہیں۔احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم شریف احمد راجوری صاحب کا تقریباً چار ماہ قبل کراچی میں ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔جس میں ان کی ٹانگ دو جگہ سے فریکچر ہو گئی تھی۔لیکن پلستر کے بعد ہڈی جڑی نہیں ہے بھی کراچی میں ہی علاج جاری ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب مجوکہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری خالہ کی سر درد کی وجہ سے شریان پھٹ گئی ہے اور دائیں سائیڈ اور زبان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔جس کی وجہ سے وہ شدید بیمار ہیں اور جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ صفیہ ملک صاحبہ اہلیہ منیر ملک صاحب وصیت نمبر 20884 نے 1972ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔88ء میں موصیہ امریکہ چلی گئیں۔اس کے بعد رابطہ نہیں ہو رہا۔اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب آڈیٹر مجلس انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بھتیجے مکرم اکبر خالد صاحب ابن مکرم شیخ ناصر احمد صاحب خالد ماڈل ٹاؤن لاہور کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 7 مئی 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ربیعہ اکبر عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم محمد لئیق احمد رفیق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔اور بفضل تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی کے ساتھ باعمر' نیک' خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

اعلان داخلہ

ایریا سٹڈی سنٹر فار یورپ یونیورسٹی آف کراچی نے ایم فل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔اگست 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 4۔اگست 2002ء۔

حکومت سندھ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے صوبہ سندھ میں موجود میڈیکل اور ڈینٹل کالج میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 اگست 2002ء ہے۔مزید معلومات کیلئے ڈان 4۔اگست 2002ء۔

یونیورسٹی ایگریکلچر فیصل آباد نے مندرجہ ذیل ماسٹر پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے کیمسٹری' بائیو کیمسٹری' باٹنی' زوآلوجی' فزکس' سٹیٹس' کمپیوٹر سائنس' رورل سوشیالوجی' فائبر ٹیکنالوجی' M.Com` MBA` MBIT` اکنامکس۔داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 12۔اگست 2002ء۔

محمد علی جناح یونیورسٹی کراچی نے MBA بینکنگ (بینک میں کام کرنے والوں کیلئے) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24۔اگست 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے 12۔اگست 2002ء۔

چاندباغ سکول نے گریڈ 6 تا 10 اور A لیول کے پہلے سال میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں اس کا انٹرویو 24 اگست 2002ء کو ہوگا مزید معلومات کیلئے جنگ 13 اگست 2002ء۔ (نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

القاعدہ کو مٹا کر رہیں گے۔بش امریکی صدر جارج واکر بش نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ چاہے جتنی طویل ہو القاعدہ کو مٹا کر رہیں گے۔کوئی غار اتنا گہرا نہیں جو انہیں پناہ دے سکے۔نئی حکمت عملی تیار کر رہے ہیں۔اپنے اور دشمنوں کے بچوں کا مستقبل پرامن بنا رہے ہیں۔

مشرقی جرمنی میں سیلاب مشرقی جرمنی کے دریاؤں مین پانی کی سطح خطرناک حد تک بلند ہو گئی ہے سیلاب کی تباہ کاریوں کے پیش نظر لاکھوں افراد نے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔جرمن چانسلر گرہارڈ شروڈر کے مطابق سیلاب سے 40 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔مشرقی یورپ میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے اب تک تقریباً 100 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

صدام حسین صدارتی امیدوار نامزد عراقی انقلابی کمان کونسل نے صدر صدام حسین کو متفقہ طور پر آئندہ سات سال کیلئے دوبارہ صدر منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور کہا ہے کہ صدر صدام حسین عراقی آزادی اور خود مختاری کا بہترین دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

عراق پر حملے کا اسرائیلی مشورہ اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے امریکہ کو پرزور مشورہ دیا ہے کہ وہ عراق پر حملے کرنے میں مزید تاخیر سے کام نہ لے۔عراق کے خلاف حملہ کیلئے اس سے بہتر ماحول نہیں ملے گا۔

امریکہ کو سبق سکھا دیں گے عراق نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے صدام حکومت کے خلاف کوئی حملہ کیا تو اسے ناقابل فراموش سبق سکھا دینگے۔امریکی حکام کی دھمکیاں اور بیانات عراقی عوام کی خوفزدہ نہیں کر سکتے۔امریکہ پر عراق کی فتح یقینی ہے۔

عراق پر بمباری امریکی و برطانوی جنگی طیاروں نے عراق کی شہری تنصیبات پر حملے کئے۔عراقی طیارہ شکن توپوں نے جوابی فائرنگ کی۔4 عراقی شہری زخمی ہو گئے۔اتحادی طیاروں نے عراق کے ریڈار سسٹم پر بھی بمباری کی۔

تاجکستان میں بھارتی فوجی اڈہ بھارت نے وسطی ایشیا میں تیل اور گیس کے ذخائر پر قبضہ اور علاقے میں اثر ورسوخ بڑھانے کیلئے تاجکستان میں افغان بارڈر کے قریب فوجی اڈہ قائم کر لیا ہے۔یہ بیرون ملک قائم ہونے والا بھارت کا پہلا ملٹری بیس ہے۔جو مئی سے کام کر رہا ہے۔یہ اڈہ افغانستان کی نئی حکومت کو امدادی اشیاء کی فراہمی میں بھی مدد دے رہا ہے۔

16 بھارتی فوجی ہلاک مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپ میں 16 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔مجاہدین نے حملہ تحصیل پٹن کے علاقے میں کیا۔

چین کا القاعدہ سے کوئی رابطہ نہیں چینی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ چین کا القاعدہ سے کوئی رابطہ نہیں رہا ہے یہ بے بنیاد الزام ہے کہ چین القاعدہ کو زمین سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل فراہم کرتا رہا ہے۔

مسجد پر قبضہ کیلئے خونریز تصادم بنگلہ دیش کے دارالحکومت کے ایک دینی مدرسہ کے طلبہ کا ایک سرکاری ہاؤسنگ کمپلیکس کے مکینوں کے ساتھ مسجد پر قبضہ کے سلسلہ میں جھگڑا ہو گیا۔جس کے نتیجہ میں دینی مدرسہ کے تین طلباء جاں بحق ہو گئے جبکہ چوتھے ہلاک ہونے والے کی شناخت نہیں ہو سکی۔تصادم میں لاٹھیوں کا استعمال کیا گیا اور ایک دوسرے پر پتھراؤ بھی کیا گیا۔پولیس کا کہنا ہے کہ مسجد سرکاری ہاؤسنگ کمپلیکس میں غیر قانونی طور پر بنائی گئی تھی۔

امریکی فوج کئی سال افغانستان رہے گی

افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ ٹومی فرینکس نے کہا ہے کہ امریکی افواج کئی برس تک افغانستان میں رہیں گی۔انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ افغانستان کو دوبارہ دہشت گردوں کا کیمپ نہ بننے دیا جائے۔صدر پرویز مشرف کے ساتھ تعاون اس وقت تک اچھا رہا ہے۔امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ کا کہنا ہے کہ پینٹاگون ان طریقوں کا جائزہ لے رہا ہے جن سے افغان پولیس اور فوج کی تربیت تیز تر کی جا سکے بین الاقوامی برادری کے امداد کے وعدے پورے کرنے میں سستی سے نئی افغان حکومت کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

3 فلسطینی جاں بحق اسرائیلی فوج نے 5 سالہ بچے سمیت 3 فلسطینی جاں بحق کر دیئے۔فوجیوں کی اندھا دھند فائرنگ سے بچے کے والد سمیت دو افراد زخمی ہو گئے۔

Philips
سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P-A سسٹم۔سیکیورٹی سسٹم۔C.C.T.V سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5۔بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

مینوفیکچرر ز و ڈیلر واشنگ مشین۔گیزر کوکنگ رینج۔ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

HAROON'S
Shop No.5.Moscow plaza
Blue Area Islamabad
PH:826948
Shop No.8 Block A,
Super Market Islamabad
PH:275734-829886

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	19-اگست	زوال آفتاب	1-12
سوموار	19-اگست	غروب آفتاب	7-51
منگل	20-اگست	طلوع فجر	5-06
منگل	20-اگست	طلوع آفتاب	6-33

الیکشن شیڈیول کا اعلان الیکشن کمیشن آف پاکستان نے صدارتی حکم کی روشنی میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کیلئے الیکشن شیڈیول کا اعلان کر دیا ہے- قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں سے 19 تا 24 اگست تک کاغذات نامزدگی وصول کئے جائیں گے- یعنی آج سے یہ کاغذات جمع کئے جائیں گے-25 تا 31 اگست امیدواروں کے کاغذات کی جانچ پڑتال کی جائے گی- کاغذات نامزدگی منظور یا مسترد کئے جانے کے خلاف اپیلیں 4 ستمبر تک داخل کی جاسکیں گی- اپیلیں 11 ستمبر تک نمٹادی جائیں گی- قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدوار 12 ستمبر تک اپنے نام واپس لے سکیں گے- 13 ستمبر کو امیدواروں کی حتمی فہرست شائع کر دی جائے گی- اور 10- اکتوبر کو پولنگ ہوگی-

سینٹ کے انتخابات 12 نومبر کو ہونگے الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری کردہ گزٹ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ بعض سیاستدانوں کی طرف سے سینٹ کے انتخابات کے طریقہ کار میں تبدیلی کے مطالبے پر سینٹ کے انتخابات 10- اکتوبر کو کرانا ممکن نہیں تھے اس لئے سینٹ کے الیکشن کیلئے 12 نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے- اس سے پہلے حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ سینٹ کے انتخابات بھی براہ راست طریقہ انتخابات پر کرائے جائیں گے لیکن بعض سیاستدانوں نے اس طریق انتخاب کو ختم کرنے اور پرانے طریقہ انتخاب کو دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا-

بے نظیر اور شہباز شریف ڈرامے کر رہے ہیں آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر راشد قریشی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور میاں شہباز شریف سے ڈیل یا ان کی پاکستان آمد جھوٹ اور غلط ہے- وہ ڈرامے کر رہے ہیں اور خود ہی یہ شوشے چھوڑ رہے ہیں- دونوں رہنماؤں سے کوئی رابطہ نہیں کیا- شہباز کو سعودی حکومت آنے دے گی نہ ہم- دہشت گردی کے حوالے سے انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ ہم نے مختصر وقت میں بے شمار کامیابیاں حاصل کی ہیں پہلے کوئی دہشت گرد پکڑا ہی نہیں جاتا تھا اب 72 گھنٹے میں پکڑا یا مارا جاتا ہے-

الیکشن لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے عوام اور حکومت کے درمیان فاصلے مٹا دیئے ہیں- یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے اب لوگ بڑے کمروں میں بیٹھ کر سیاسی جوڑ توڑ کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے اب فیصلے عوام کے درمیان ہوتے ہیں- ملتان میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ لاکھ دیہی عوام کو رہائشی پلاٹ ملیں گے- غریب بچوں کی تعلیمی امداد کیلئے ایک ارب روپے سے فنڈ قائم کیا جائے گا- انہوں نے بتایا کہ ان کا الیکشن لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں-

کیا اب غریب کو انصاف ملے گا پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر ایک صدارتی حکم کے تحت تقریباً ڈیڑھ سو سال پرانا برطانوی دور کا پولیس ایکٹ مجریہ 1861ء ختم کر کے ایک نیا پولیس آرڈیننس نافذ کر دیا گیا ہے- لیکن کیا یہ آرڈیننس پولیس کی رشوت خوری، تشدد، جعلی مقابلوں اور ناانصافی کے روایتی رویے کا خاتمہ کر سکے گا- نئے آرڈیننس کے تحت پولیس کو فاقی، صوبائی اور ضلعی پولیس کو وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر قائم کئے جانے والے پبلک سیفٹی کمیشن کے ذریعے کنٹرول کیا جائے گا اس کمیشن کے اراکین کی نصف تعداد کو حکومت نامزد کرے گی اور باقی عوامی اداروں سے لئے جائیں گے-

بی اے بی ایس سی کے نتائج کا اعلان پنجاب یونیورسٹی شعبہ امتحانات کے کنٹرولر نے بی اے بی ایس سی کے سالانہ امتحان منعقدہ برائے 2002ء کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے- اس امتحان میں ایک لاکھ ایک سو 84 طلباء و طالبات نے شرکت کی- جبکہ مجموعی طور پر نتیجہ 38 فیصد رہا- جو پچھلے سال کی نسبت 4 فیصد بہتر ہے-

جعلی ڈگری پیش کرنے والے کو پانچ سال قید ہوگی حکومت نے ایک نیا قانون تیار کیا ہے جس کے تحت تعلیم کی جعلی ڈگری پیش کرنے والے امیدواروں کو پانچ سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا ہوگی- یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے تصدیق کی گئی ڈگری کو ہی تسلیم کیا جائے گا- اس سلسلے میں الیکشن کمیشن نے ریٹرننگ افسروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں- یہ صدارتی آرڈیننس آئندہ چند دنوں میں نافذ کئے جانے کا امکان ہے-

مختلف علاقوں میں دہشت گردی کے 12 ملزم گرفتار پنجاب پولیس نے اسلام آباد، مری اور ٹیکسلا میں دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث 12 دہشت گرد گرفتار کر کے ان سے الیکٹرانک ڈیوٹونٹ، 20 کلو دھماکہ خیز مواد، 6 راکٹ اور ایک راکٹ لانچر برآمد کر لئے- ملزموں کا ٹارگٹ ملکی وغیر ملکی اہم شخصیات اور ادارے تھے- یہ ملزم لاہور، گوجرانوالہ، کراچی، گوجر خان، رحیم یار خان، لیہ، شجاع آباد اور مظفر گڑھ کے ہیں-

برطانوی ہائی کمیشن نے ویزوں کا اجراء شروع کر دیا برطانوی ہائی کمیشن نے ویزے کے اجراء کے کام کو فوری طور پر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے ہائی کمیشن نے حالیہ چند مہینوں کے دوران پاکستان سے اپنا بہت سا عملہ واپس بلا لیا تھا لیکن اب مخصوص ویزے جاری کئے جائیں گے-

بنیادی حقوق کے خلاف قانون سازی نہیں ہوسکتی پاکستان لاء کمیشن نے واضح کیا ہے کہ آئین کے تحت کسی شہری کو بلا امتیاز رنگ ونسل و مذہب بنیادی حقوق حاصل ہیں اسے عدالت کی اجازت کے بغیر 24 گھنٹے سے زائد حراست میں نہیں رکھا جا سکتا- جبری مشقت نہیں کی جاسکتی- شہادت حاصل کرنے کیلئے کسی کو جسمانی یا ذہنی اذیت نہیں دی جا سکتی- آزادانہ نقل وحرکت، اسلحہ کے بغیر احتجاج، انجمن سازی، تحریر وتقریر، مذہبی آراء، تعلیم، حق ملکیت اور ملازمت بنیادی حقوق ہیں- جن کے خلاف حکومت کوئی قانون سازی نہیں کر سکتی-

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے-

i- اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا

ii- الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا-

iii- الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی-

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ 50 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ فون 212434-211434

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

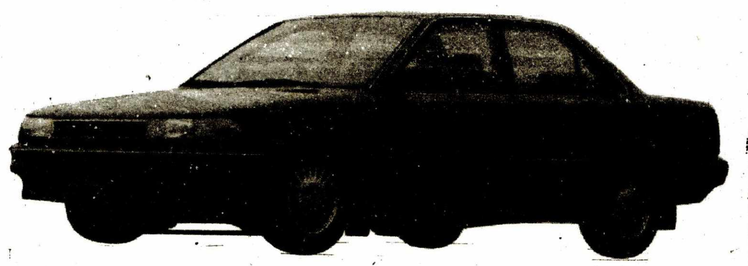

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606
7724609

47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3